إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

بے شک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک کہ وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائیگی

عوام سے صہ
خواص سے عـہ
ہندوستان سے باہر ۱۰ روپے
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۱۲ روپے

الحکم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قادیان دارالامان

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے

چہ گویم باتو گر آئی جیاد قادیان بینی	ایڈیٹر:- شیخ یعقوب علی تراب احمدی	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۱۶ — قادیان دارالامان - ۷ دسمبر ۱۹۱۲ء — نمبر ۳۷

دیارِ محبوب سے نامۂ محمود (ایدہ اللہ الودود)

سب خوبیوں میں کامل پاکان حق میں شامل
محمود ابن مہدی یہ نوجوان ہمارا

اس ہفتہ کی ولائتی ڈاک ہمارے اُولُو العزم مخدوم حضرت صاحبزادہ مرزا **بشیر الدین محمود احمد صاحب** ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ومتعنا اللہ بطول حیاتہ کے کئی خط لیکر آئی جو ہمارے سید ومولیٰ امام حضرت امیر المومنین کے نام ہیں۔ ان خطوط کو پڑھکر ہر ایک **احمدی** کا دل دعا کے لئے جوش سے متحرک ہوگا میری اپنی تو یہ حالت تھی کہ حضرت امیر المومنین رض اپنی غائت شفقت سے جب ان خطوط کا مضمون آج ۲ دسمبر کو مجھے زبانی سُنا رہے تھے تو **تواجد** کی حالت پیدا ہو رہی تھی اور میں حضرت کے چہرہ کو دیکھتا اور اُن کی آواز کو سُنتا تو اس سے مجھے ایسا معلوم ہوتا کہ آپ پر جوانی کا زمانہ عود کر آیا ہے۔ چہرہ پر **مسرت** (ایسی مسرت جو حمد الٰہی سے ملی ہوئی ہو) کا خون دوڑتا تھا اور آواز میں بھی جوش ایسا جوش جو حمداً للّٰہ وشکراً للّٰہ سے مملو ہو پایا جاتا تھا۔ حضرت **صاحبزادہ** صاحب کے ایک **فقرہ** کا مفہوم جب آپنے سُنایا کہ دعاؤں کی بڑی تحریک ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ حضور نے خود ایک مرتبہ **مکہ معظمہ** اور **مدینہ منورہ** کی فیضانات میں سے یہ بات بتائی تھی کہ دعاؤں کے بڑے موقعہ ملتے ہیں۔ غرض حضرت امیر المومنین رض کو بڑی خوشی ان خطوط کو پڑھکر ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے محض فضل سے یہ خطوط مجھکو مل گئے ہیں۔ میں احمدی قوم میں **دیار محبوب** سے آئے ہوئے **نامۂ محمود** کو شائع کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں۔ ان **خطوط** کے مطالعہ سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی پاک **سیرۃ**۔ ان کے پاک مقاصد و اغراض کا پتہ لگیگا۔ کیونکہ **سیرۃ** کا مطالعہ کسی شخص کی خواہشوں اور دُعاوں سے خوب ہوتا ہے۔ کاش یورپ کے سوانح نگار اس لطیف اصل کو سمجھتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائف کو اس نکتہ معرفت سے دیکھتے۔ میری آرزو ہے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا۔ اسی رنگ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائف دکھاؤں۔ بہرحال حضرت صاحبزادہ صاحب کی دعاؤں سے آپ کی سیرۃ کا پتہ لگیگا۔ ان خطوط پر میں اس وقت اور کوئی ریمارک نہیں کرتا۔ **شوق محبت** بہت کچھ لکھوانا چاہتی ہے اور اشاعت کی **عجلت** قلم روکنے پر مجبور کرتی ہے اس لئے اصل خطوط کو ذیل میں درج کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ احباب اپنے **اولو العزم مخدوم** کے لئے بیش از بیش دعائیں کریں جو آپ کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کے مقامات میں بھی دعائیں کر رہا ہے۔ عجیب بات ناظرین کو یہ معلوم ہوگی کہ ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح رض ایدہ اللہ بنصرہ نے صاحبزادہ صاحب کو حج سے دار الامان واپس آنے کا خط لکھا دوسری طرف خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ وہ جنوری یا فروری میں واپس آجائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ **رسول** حضرت احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے جو فرمایا تھا کہ انی معک و مع اھلک۔ وہ وعدے پورے ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان پر شکر گذاری کی توفیق دے۔ آمین!

ایڈیٹر

پہلا خط جو سویز سے دیار محبوب کو جاتے ہوئے لکھا

سیدنا وامامنا

السلام علیکم۔ کل سویز خدا کے فضل سے آ گئے اور خواب جو میں نے لکھی تھی اس کی تصدیق بھی ہو گئی۔ کیونکہ جو جہاز آج پیر کو جاتا تھا اس میں جگہ نہیں مل سکی اور وہی جواب ملا کہ ٹکٹ اس جہاز کے ختم ہو چکے ہیں کسی اگلے جہاز پر جگہ بنا دی جائیگی ایک جہاز کل منگل ۲۹ اُنتیس اکتوبر کو جاتا ہے اس کے ٹکٹ کے لئے کوشش کر رہے ہیں لیکن بہت مشکل معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہزارہا حاجی یہاں ہم سے پہلے آیا پڑا ہے۔ آجکل مصر سے حجاج کے لئے روزانہ ایک دو جہاز روانہ ہوتے ہیں۔ اور آخری جہاز وہ ہے جس پر پہلے جانے کا ارادہ کیا تھا اور اگر اسی پر آتے تو اغلب تھا کہ رہ جاتے اب بھی کہ ایک ہفتہ پہلے آ گئے ہیں جگہ ملنے کی دقت ہو رہی ہے۔ مصر سے اکہتر ہزار ۷۱۰۰۰ حاجی کے لئے ٹکٹ شائع ہو چکا ہے۔

کل پورٹ سعید سے سویز آتے ہوئے سیکنڈ کلاس میں پانچ آدمی میرے ساتھ اور سوار تھے ایک تو

کوئی یورپین تھا اور چار مسلمان دو بدوی سوڈانی تھے غالباً جنوبی حصہ مصر کے اور ایک محکمہ تار کا کوئی افسر تھا اور ایک ریلوے کا انسپکٹر۔ ان سے گفتگو ہوتی آئی اور میں نے انہیں موجودہ حالات اسلام پر توجہ دلائی اور بتایا کہ کس طرح مذہبی اور دُنیاوی دونوں طور سے مسلمان گر رہے ہیں اور مسیحی غلبہ پاتے جارہے ہیں اور پھر وفات مسیح کا مسئلہ اور حضرت صاحب کا دعویٰ پیش کیا۔ نا اور اتحاد کی ضرورت اور تعلق باہمی کے بڑھانے پر زور دیا قریباً تین گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی ان میں سے جو شخص محکمہ تار کا افسر تھا وہ عربی زبان کے علاوہ انگریزی۔ فرانسیسی اور اٹلی کی زبانیں جانتا تھا۔ خدا کے فضل سے ان پر ایسا اثر ہوا۔ کہ ان سب نے قریباً مجھ سے میرا پتہ لکھوالیا اور اس شخص نے جو کئی زبانیں جانتا تھا وعدہ کیا کہ میں ان سب خیالات کو اخبار العلم میں جو یہاں کا روزانہ اخبار ہے شائع کروں گا اور آپ سے ان باتوں کی نسبت آئندہ خط و کتابت کرتا رہوں گا۔ پھر وہ میرے ساتھ سب اسباب لایا اور ایک لوکندہ تک لاکے اطمینان کرکے کہ اب کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ پھر اپنے کام کو گیا۔ ورنہ سویز میں ہمیں بہت تکلیف ہوتی یہ خدا ہی کا فضل ہے اس نے یہ بھی اپنے دوسرے ساتھی سے جو ریل کا انسپکٹر تھا فیصلہ کیا کہ ہم آئندہ اس قسم کی انجمن قائم کریں جس کی غرض اشاعت اسلام اور اتحاد بین المسلمین ہو۔ میری طبیعت برابر کمزور ہو رہی ہے۔ آج اسقدر سر درد تھی کہ دن کو سونا پڑا۔ جس سے طبیعت پر اور بھی بد اثر پڑا۔ آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ والدہ ناصر کچھ بیمار ہیں۔ جیسے سل کی ابتدا ہوتی ہے۔ ان کی والدہ کو چونکہ ایک دفعہ یہ مرض ہو چکی ہے مجھے ہمیشہ خطرہ رہتا ہے۔ نہ معلوم خواب کی کیا تعبیر ہے لیکن حضور دعا فرمائیں۔ عورتوں کو خاوندوں کی جدائی کا بھی ایک صدمہ ہوتا ہے اور اس سے جسمانی بیماریوں کا بھی ایک خطرہ ہوتا ہے۔ دعا کی سخت ضرورت ہے۔ حضور کی دعا سے اس وقت تک ہر جگہ اللہ تعالیٰ با اخلاق لوگوں سے ہی پالا ڈالتا رہا ہے۔ عرب صاحب بھی تبلیغ میں مشغول رہتے ہیں۔ والسلام

خاکسار

مرزا محمود احمد از سویز

دوسرا خط جو جدہ پہنچکر ۲ نومبر ۱۹۱۲ء کو لکھا

سیدی و آقائی و استاذی

السلام علیکم۔ کل بتاریخ یکم اکتوبر* اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت جدہ پہنچ گئے۔ کل جس وقت اُترا ہوں گو میرا بدن بہت گرم تھا اور سخت سر درد ہو رہی تھی لیکن چونکہ مصری جہاز کے مسافروں کو دیکھا نہیں جاتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی اور بغیر کسی مزاحمت کے گذر گئے۔ میرا خیال تھا کہ میر صاحب اس وقت تک پہنچ گئے ہوں گے لیکن معلوم ہوا کہ وہ ابتک نہیں پہنچے۔ کیونکہ ان کا جہاز ابھی دو دن تک آئیگا سو انشاء اللہ وہ یا تو آج تشریف لائینگے یا کل۔ میں انشاء اللہ جدہ ہی میں ان کا انتظار کرونگا اور جب وہ تشریف لائینگے تو ان کے ساتھ مل کر انشاء اللہ مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوں گے۔ عرب صاحب بخیر و عافیت ہیں۔ میری صحت بدستور کمزور ہے بہت خفیف سی کھانسی ہے اور حرارت سی معلوم ہوتی ہے چونکہ ٹمپریچر نہیں لیا۔ اس لئے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ واقع میں بھی ہے یا معدہ کے نقص سے معلوم ہوتی ہے۔ سر درد روزانہ ہو جاتی ہے۔ کبھی پیٹ میں درد ہو جاتی ہے شائد اختلاف غذا کی وجہ سے ہے۔

مصر میں پہلے دن تو کچھ لکھے پڑھوں سے ملاقات ہوئی تھی جس کی وجہ سے میں یہ سمجھا کہ شائد سارے مصر کی زبان ایسی ہے لیکن تین دن کے بعد کے تجربہ سے معلوم ہوا کہ بہت ہی خراب زبان ہے۔ عوام الناس کی زبان کا سمجھنا تو کارے دارد ہے۔ میں تو خیر زبان محاورہ جانتا ہی نہیں۔ لیکن اکثر اوقات عرب صاحب بھی کہتے تھے کہ میں نہیں سمجھا۔ الفاظ بھی بدل دیئے ہیں ایسے ملک میں تو شائد آدمی پانچ سال میں بھی زبان نہ سیکھ سکے۔ جہاز میں خاص قاہرہ کے آدمی بھی ملے ان کی زبان بھی ویسی ہی تھی حالانکہ بعض ان میں سے بڑے بڑے آدمی تھے لیکن چونکہ زیادہ مدت رہنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ابھی درست رائے قائم نہیں کر سکے اب یہاں جدہ میں اس وقت تک جتنے آدمیوں سے ملنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ خوب زبان فصیح بولتے ہیں۔ لیکن نہ معلوم کل تک یہ رائے قائم رہتی ہے یا نہیں جو عرب قادیان میں دیکھے تھے۔ ان سے ان کی زبان مختلف ہے۔ کل ایک دس گیارہ برس کے لڑکے نے کہا کہ

مرکب الحجاج تکون مشحونا

مشحون کا لفظ اس سے سُن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ قرآن کریم کا لفظ ہے۔ مصر میں بہت سے لوگوں سے سنا کہ کہتے تھے اربعہ یوم۔ ستہ یوم۔ خمسہ یوم۔ یہاں ایک اور لڑکے نے کہا اربعۃ ایام۔ وہاں کسی پڑھے لکھے آدمی کے مُنہ سے بھی ایام نہیں سُنا سب یوم یوم ہی کہتے تھے۔ میاں ابوبکر صاحب بتلاتے ہیں کہ مکہ کی زبان یہاں سے بھی صاف ہے۔ ہاں مصر کے لوگوں سے اور دوسروں سے یہ سُنا ہے کہ مصر میں لغت اور حدیث کے بعض بڑے بڑے عالم ضرور موجود ہیں اگر یہ درست ہے تو مصر سے آدمی یہ فائدہ اُٹھا سکتا ہے کہ ایک دو سال تک

نوٹ: * غالباً نومبر ہے کیونکہ جدہ کی مہر ۲ نومبر کی ہے ایڈیٹر

متواتر رہ کر ان لوگوں سے تعلیم حاصل کرے میرے جیسا آدمی جس کا ارادہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ اس سفر میں خرچ کرنے کا تھا۔ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا میں تو اگر نیت حج نہ کر لیتا۔ تو یہ سفر میرے لئے مشکل ہو جاتا۔ اس قسم کی غفلت دنیا میں چھائی ہوئی ہے۔ کہ طبیعت گھبرا جاتی ہے۔ ہندوستان دین کے لحاظ سے سب ملکوں سے بڑھا ہوا ہے اور قادیان تو ایک رحمت ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ دین کی ضرورت کو ہی لوگ نہیں سمجھتے۔ مصر کے چار دن کے قیام اور دوران سفر جہاز میں بہت سے لوگوں سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ بہت نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ تبلیغ کی ان کو ضرورت ہے جو جھوٹے پر ہیں اور جو حق پر ہیں ان کو تبلیغ کی کیا حاجت۔ اگر کوئی لوگ گمراہ ہوتے ہیں تو ہوں۔ ہم تو الحمدللہ مسلمان ہیں۔ جب ان کو سمجھایا گیا تو حیران ہوئے اور اقرار کیا کہ اب تک ہم ضرورت تبلیغ و تعلیم کو سمجھے ہی نہیں تھے اور کبھی خیال بھی نہیں کیا اگرچہ چار دن ٹھہرنے کا ہی اتفاق ہوا لیکن جہاز میں تین دن مصریوں کا ہی ساتھ رہا اور مصر سے اچھے اچھے لوگ سب بلاد کے حج کو جا رہے تھے سب سے میں نے ملاقات کی چونکہ ان میں ہماری نسبت تعصب نہیں اس لئے کچھ مخالفت کے بعد مان لیتے ہیں اور زیادہ ہٹ نہیں کرتے اور تھوڑی سی گفتگو کے بعد محبت کرنے لگ جاتے تھے اور خود بلا بلا کر گفتگو کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ لوگ عرب ہونے پر افتخار کرتے ہیں لیکن تمام تھرڈ کلاس والے عرب صاحب کو اپنا شیخ بنا بیٹھے تھے اور ہر ایک ان سے آ کر فتوی پوچھتا تھا اور مناسک حج دریافت کرتا تھا اور سیکنڈ فسٹ والے میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے خصوصاً مصری جہاں ملتے۔ گفتگو شروع کر دیتے اور بلا کر پاس بٹھا لیتے مگر قہوہ اور کافی کی عادت نہ تھی۔ اس لئے ان لوگوں کو بہت تکلیف اور حیرت ہوتی تھی کیونکہ میں ان کا ساتھ نہ دے سکتا تھا۔ قہوہ کی ایک پیالی تو خیر پینی آسان ہے لیکن کافی پینا تو بہت مشکل کام ہے۔ کافی سخت کڑوی چیز ہے وہ اس پر حیران ہوتے اور مجھ پر رحم کرتے تھے۔ کہ یہ اس نعمت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا ایک شخص مجھے کہنے لگا کہ کیا ہندوستانی کافی نہیں پیتے یہ تو بڑی نعمت ہے۔

حج کی قدر اور اس کی عظمت حج کے بغیر نہیں معلوم ہو سکتی۔ واقعی جو دعا اور توجہ الی اللہ اس سفر میں دیکھی ہے وہ کبھی نہ دیکھی تھی۔ سیکڑوں زبانوں کے بولنے والے لوگوں کو جہاز میں اکٹھا دیکھ کر اور ان کی لبیک لبیک کی آواز سن کر ایسی رقت اور محبت پیدا ہوتی تھی۔ کہ اندازہ سے بڑھ کر رسول کریم کے حالات پر تعجب آتا تھا کہ مکہ سے اٹھ کر اس نور نے دنیا کے کس کس گوشہ کو روشن کر دیا آخر وہ کیا قوت قدسی تھی جس نے کروڑوں نہیں اربوں کو ضلالت سے نکال کر ہدایت کا راستہ بتا دیا رابغ پر پہنچتے وقت جب لبیک لبیک کا نعرہ اٹھا اور میں نے ترکوں کو لبیچ لبیچ کہتے سنا تو میری آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ یہ لوگ لفظ تو درست بول نہیں سکتے لیکن آنحضرت صلعم کی دعاؤں آہ و زاریوں نے ان کو کھینچ کر راہ اسلام دکھا دی رابغ کے قریب اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو دعاؤں کے لئے کھول دیا اور بہت دعا کی توفیق ملی قدرت الٰہیہ اور اس کے فضل کے قربان جاؤں کہ دو ترک جو اردو تو الگ عربی بھی نہیں جانتے تھے ایک میرے دائیں اور ایک میرے بائیں کھڑے ہو گئے اور نہایت درد دل سے

آمین آمین

پکارنے لگے۔ فوراً میرے دل میں آیا۔ کہ یہ قبولیت کا وقت ہے کہ خدا نے یہ لوگ میرے لئے آمین آمین کہنے کے لئے بھیجے ہیں اور حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اس وقت میں نے اپنے لئے حضور کے لئے حضور کے خاندان کے لئے اپنی والدہ اور سارے خاندان کے علاوہ احباب قادیان۔ احمدیوں اور پھر حالت اسلام کے لئے بہت دیر تک دعا کی اور وہ دونوں ترک برابر آمین آمین کہتے رہے فالحمد للہ علیٰ ذالک میں حیران ہوں کہ

میں* تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار
کونسی بات تھی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس پاک زمین کی زیارت کی توفیق دی فضل! فضل! فضل! دعا کی بہت ضرورت ہے گو اس ملک میں دل خوش ہے لیکن جسم بیمار ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ مدینہ سے شام کے راستے مصر ہوتے ہوئے جنوری یا فروری کو واپس ہندوستان روانہ ہو جاؤں۔ و من اللہ التوفیق۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

جہاز فیروزی آ گیا۔ میر صاحب کو ملنے جا رہے ہیں۔

---

* ایسے نالائق پر دنیا کی ساری لیاقتیں نثار ہوں۔ ایدک اللہ بنصرہ العزیز۔ ایڈیٹر

(بیت الحرام سے لکھا ہوا نامہ محمود)

(تیسرا خط)

سیدی وامامی واستاذی

السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور عنائت سے بخیر وعافیت میر صاحب سمیت کل بتاریخ سات اکتوبر* کو مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور عنائت ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے پاک اور مقدس مقام کی زیارت کا موقعہ دیا کل جب مکہ کی طرف اونٹ آرہے تھے۔ دل کی عجیب کیفیت تھی کہ بیان نہیں ہوسکتی محبت کا ایک جوش دل میں پیدا ہو رہا تھا اور جوں جوں قریب آتے تھے دل کا شوق بڑھتا جاتا تھا۔ میں حیران ہوں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی حکومت اور ارادہ کے ماتحت کہاں سے کہاں کھینچ لایا۔ پہلے مصر کا خیال پیدا ہوا۔ پھر یہ خیال آیا کہ راستہ میں مکہ ہے اس کی زیارت بھی کرلیں پھر خیال ہوا کہ حج کے دن ہیں ان سے بھی فائدہ اٹھایا جائے غرض کہ ارادہ مصر سے مکہ اور حج کا ہوا اور آخر اللہ تعالیٰ نے وہاں پہنچا دیا مجھے مدت سے حج کی خواہش تھی اور اس کے لئے دعائیں بھی کی تھیں۔ لیکن بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی کیونکہ وہاں کے راستہ کی مشکلات سے طبیعت گھبراتی اور یہ بھی خیال تھا کہ مخالفین کوئی شرارت نہ کریں۔ لیکن مصر کے ارادہ سے یہ خیال ہوا کہ مصر جانا اور راستہ میں مکہ کو ترک کردینا ایک بیحیائی ہے اس میں تو کچھ شک نہیں کہ جدہ سے مکہ تک کا سفر نہایت کٹھن ہے اور میر صاحب تو قریباً بیمار ہوگئے اور مجھے بھی سخت تکلیف ہوئی اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ ہل گئے لیکن بڑی نعمتیں بڑی قربانیاں بھی چاہتی ہیں اس بڑی نعمت کے لئے یہ تکلیف کیا چیز ہے مدینہ کا راستہ اور بھی طویل اور کٹھن ہے لیکن چند دن کی تکلیف ان پاک مقامات کے دیکھنے کے لئے کہ جہاں رسول کریم فداہ ابی وامی نے اپنی بعثت نبوت کا ایک روشن زمانہ گذارا۔ کیا چیز ہے! میرا دل تو اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر قربان جا رہا ہے کہ وہ کس حکمت کے ساتھ مجھے اس جگہ لے آیا ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ اول تو اس جہاز سے جو مصر جاتا تھا رہ گئے لیکن بعد میں جب اصرار کرکے دوسرے جہاز میں سوار ہوئے تو مصر پہنچتے ہی خواب آیا کہ حضرت یا آپ فرماتے ہیں کہ فوراً مکہ چلے جاؤ پھر شائد موقعہ ملے کہ نہ ملے چنانچہ دو جہاز چلے گئے اور ہم ان میں سوار نہ ہوسکے جس سے خواب کی تصدیق ہوگئی اس طرح مصر کی سیر بھی نہ کرسکے اور جب مکہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ اب مصر نہیں جاسکتے کیونکہ گورنمنٹ مصر کا قاعدہ ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جو مصر کے باشندے ہوں حج کے بعد چار مہینہ تک کوئی شخص حجاز وشام سے مصر نہیں جاسکتا اس طرح گویا اگر میں مصر جانا چاہوں تو مجھے اپریل تک وہاں جانے کی اجازت نہیں۔ اپریل کے آخر میں وہاں جاسکتا ہوں پہلے تو اس خبر کو میں گپ ہی سمجھا تھا لیکن بعد میں حاجی علی جان والے جو دہلی کے سوداگر ہیں ان کے یہاں سوداگر ہیں اُن سے معلوم ہوا کہ واقعی حکم یہی ہے اور چونکہ ان کے کاروبار ان دنوں بھی جاری ہیں ان کو یقینی علم ہے ایک اور شخص نے بتایا کہ میں پچھلے سال شام میں تین ماہ تک رکا رہا اور اس مدت کے گذرنے پر پھر مصر کے داخلہ کی اجازت ملی اب اس صورت میں مصر کا واپس جانا فضول معلوم ہوتا ہے حج کے بعد چار ماہ تک مصر کے داخلہ کا انتظار کرنا فضول ہے میں نے تو ان سب واقعات کو ملا کر یہی نتیجہ نکالا ہے کہ منشائے الٰہی مجھے حج کروانے کا تھا اور مصر کا خیال ایک تدبیر تھی میں تو اللہ تعالیٰ کی اس مہربانی پر قربان ہوں کہ میرے جیسے گنہگار انسان کی کیا حقیقت تھی کہ اس پر اس قدر لطف وعنائت کی نظر ہوتی اور اس طرح اُسے ایسے پاک مقامات کی زیارت کروائی جاتی مگر خدا تعالیٰ کا پیار بھی اپنے بندوں سے سمجھ میں نہیں آسکتا۔ وہ تو محسن ہے مگر ہماری طرف سے ناشکری ہوتی ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

کل عمرہ ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے امید سے بڑھ کر دعاؤں کی توفیق دی اور میں نے حتی المقدور حضور کے لئے حضور کے خاندان کے لئے کل احمدی جماعت اور اسلام ومسلمانوں کے لئے دعائیں کیں زیارت بیت اللہ کے وقت بھی اور صفا ومروہ کی سعی کے وقت بھی خصوصاً جماعت کی ترقی اور آپس کے اتحاد ومودت کے لئے واللہ المجیب۔

غلام چونکہ اب کم آتے ہیں اور بہت رکاوٹ ہے اس لئے بہت گراں ہیں اس لئے کم سے کم پانچ سو روپیہ کو ایک غلام آتا ہے ورنہ سات آٹھ سو کو آتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ بچوں کو عربی سکھانے کے لئے ایک عورت اگر ہوسکے تو ملازم رکھ لاؤں۔ نجد کی عورتیں جن کی زبان نسبتاً بہت صلیس ہے آج کل بکثرت مکہ میں آئی ہوئی ہیں کیونکہ ابن رشید نے ان کے دیار کو لوٹ لیا ہے۔ والسلام

میر صاحب السلام علیکم عرض کرتے ہیں وہ اس صورت میں مدینہ جائینگے کہ میرا مصر جانا نہ ہوا ورنہ حج سے واپس آجائینگے

خاکسار مرزا محمود احمد

* غالباً، نومبر ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ

الحکم میں دو آرٹیکل سالانہ جلسہ کے متعلق نکل چکے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری صاحب نے مندرجہ ذیل چٹھی بغرض اشاعت بھیجی ہے میں اپنے ناظرین کو اس پر عملی غور کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ایڈیٹر

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارا سالانہ اجتماع جو ۲۵-۲۶-۲۷- دسمبر کو ہوگا قریب آرہا ہے اس سالانہ جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی اور ہم لوگ جو اس کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں یہ فرض ہے کہ آپ کی اٹھائی ہوئی بنیادوں کی تکمیل میں پوری ہمت اور عزم سے لگے رہیں۔ آپ کی غرض اس سالانہ اجتماع کی بنیاد ڈالنے سے آپکے ہی پاک الفاظ میں یہ تھی کہ تا ہماری جماعت کے لوگ "بہ نیت استفادہ ضروریات دین و مشورہ اعلائے کلمۂ اسلام" اکٹھے ہوا کریں۔ سو بحمد اللہ یہی پاک مقصد اب تک اس اجتماع میں ہمارے مدنظر ہے استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۂ اسلام یہ دونوں وہ پاک اغراض ہیں جن کے لئے قرون اولیٰ کے پاک لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں اور ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات کو اٹھا کر ان اغراض کے حصول میں لگے رہتے تھے جب سے مسلمانوں نے ان پاک مقاصد کو اپنی نظروں سے پرے ہٹا دیا اسی وقت سے ان کے مصائب کا بھی آغاز ہوا۔ انہوں نے تو آرام طلبی کے لئے اس مشکل راہ کو چھوڑنا چاہا تھا۔ مگر اس کو چھوڑ کر انہیں بہت بڑی بڑی مشکلات اٹھانی پڑیں اور دنیا میں سے ان کی سلطنت ان کی شوکت۔ ان کی عزت سب کچھ اعلائے کلمۂ اسلام کے مقصد عالی کو چھوڑنے کے ساتھ ہی رخصت ہوگئے پس یہ نہایت ہی تنگدلی اور ناسمجھی کے خیالات ہیں۔ جو دلوں میں ایسے وساوس پیدا ہوتے ہیں۔ کہ سالانہ جلسہ پر ہمارا اس قدر روپیہ خرچ ہو جاوے گا یا سفر میں ایسی تکالیف پیش آویں گی۔ خدا کی راہ میں ان باتوں کو خوشی سے برداشت کرنا سیکھو۔ تاکہ تمہارے اندر ایک پاک روح پیدا ہو کر دنیا کو اسلام کی طرف کھینچے گو آجکل دنیا میں بھی جو لوگ کچھ کام کرنا چاہتے۔ وہ بھی اس اجتماع کے اصول کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ مگر میں آپ کو سچ سچ کہتا ہوں کہ ہمارے آقا و مرشد نے ہمارے لئے اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کو دنیا کے لوگوں کی تقلید میں ضروری قرار نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس راہ پر چلایا اور اب تو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ہر سال کس قدر نئے برکات کا موجب یہ ہمارا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ جب تک تم اس پاک نیت کو دل میں لے کر آتے ہو۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بنا ڈالی تھی تو تمہارا ایک ایک قدم اللہ کی راہ میں اٹھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کبھی اخلاص سے اٹھائے ہوئے قدم کو ضائع نہیں کرتا۔ ہاں اگر "استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۂ اسلام" کی نیت کو چھوڑ کر ادھر کا رخ کرو۔ تو بیشک تم نے اپنا وقت بھی ضائع کیا۔ روپیہ بھی ضائع کیا اور تکلیف بھی ناحق اٹھائی۔ مگر کس قدر فضل خدا کا ہم پر ہے کہ اس دوہری غرض کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اس نے کس قدر اچھا سامان عطا فرمایا ہے یعنی ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح کے پاک وجود سے ضروریات دین کے استفادہ کا کیسا اچھا موقعہ دیا ہے جس سے بہتر اور مخلص ناصح دنیا میں تمہیں کہیں نہیں مل سکتا۔ اور دوسری اعلائے کلمۂ اسلام کی جو عملی صورتیں ہیں۔ ان کے متعلق سالانہ اجتماع میں تمہیں غور اور مشورہ کرنے کا موقعہ سلسلہ کے کاروبار کو دیکھ کر اور اس کی گذشتہ کارروائی کو سن کر کیسا اچھا ملتا ہے۔ اور اس طرح پر یہ دونوں ضروریات جو ایک سچے مسلمان کے مقاصد میں سب سے اول ہونے چاہئیں۔ کس احسن طریق پر پوری ہو رہی ہیں۔

جو لوگ ہمارے احباب میں سے اکثر قادیان آتے رہتے ہیں وہ یہاں آنے کے فوائد کو بھی خوب سمجھتے ہیں۔ مگر جماعت کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے کہ انہیں سال میں اگر کوئی یہاں تک آنے کا موقعہ مل سکتا ہے تو وہ یہی سالانہ اجتماع کا موقعہ ہے پس ہر جگہ کے مخلص احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے کہ وہ دوسرے احباب کو اس نیک کام میں شمولیت کے لئے تحریک کریں۔ بعض احباب کو کئی کئی سال یہاں آئے ہوئے گذر گئے ہیں۔ ان کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ اس طرح پر سلسلہ سے ایک قسم کی اجنبیت سی دل میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ جس کا اثر گو پہلے کھلا کھلا محسوس نہ ہو مگر تھوڑے دنوں میں طبیعت کا رنگ بالکل بدل جاتا ہے اس لئے سال میں ایک بار اس تعلق کو ضرور تازہ کرنا چاہئے۔ میرے دوستو اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ اجتماع ایک خاص غرض کے لئے قائم کیا ہے اور ہمارے ذمہ ایک نہایت ہی اہم ذمہ واری کا کام ڈالا گیا ہے۔ ہماری ذمہ واری دوسرے لوگوں کے برابر نہیں کہ ہم اگر خاموشی سے اپنے چند متعلقین کا پیٹ بھر دینے کا سامان کر دیں۔ تو ہماری غرض حاصل ہو گئی۔ نہیں بلکہ اس زمانہ میں اسلام کو دنیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ

الحکم میں دو آرٹیکل سالانہ جلسے کے متعلق نکل چکے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری صاحب نے مندرجہ ذیل چٹھی بغرض اشاعت بھیجی ہے

میں اپنے ناظرین کو اس پر عملی غور کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ایڈیٹر

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہمارا سالانہ اجتماع جو ۲۵-۲۶-۲۷- دسمبر کو ہوگا قریب آرہا ہے اس سالانہ جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی اور ہمارا جو اس کے ہاتھ پر بک چکے ہیں یہ فرض ہے کہ آپ کی اُٹھائی ہوئی بنیادوں کی تکمیل میں پوری ہمت اور عزم سے لگے رہیں۔ آپ کی غرض اس سالانہ اجتماع کی بنیاد ڈالنے سے آپ کے ہی پاک الفاظ میں یہ تھی کہ تا ہماری جماعت کے لوگ "بہ نیت استفادہ ضروریات دین و مشورہ اعلائے کلمۂ اسلام" اکٹھے ہوا کریں۔ سو بحمد اللہ یہی پاک مقصد اب تک اس اجتماع میں ہمارے مدنظر ہے استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۂ اسلام یہ دونوں وہ پاک اغراض ہیں جن کے لئے قرون اولیٰ کے پاک لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں اور ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات کو اُٹھا کر ان اغراض کے حصول میں لگے رہتے تھے۔ جب سے مسلمانوں نے ان پاک مقاصد کو اپنی نظروں سے پرے ہٹا دیا اُسی وقت سے ان کے مصائب کا بھی آغاز ہوا۔ انہوں نے تو آرام طلبی کے لئے اس مشکل راہ کو چھوڑنا چاہا تھا۔ مگر اس کو چھوڑ کر انہیں بہت بڑی بڑی مشکلات اُٹھانی پڑیں اور دنیا میں سے ان کی سلطنت ان کی شوکت۔ ان کی عزت سب کچھ اعلائے کلمۂ اسلام کے مقصد عالی کو چھوڑنے کے ساتھ ہی رخصت ہو گئے

پس یہ نہایت ہی تنگدلی اور ناسمجھی کے خیالات ہیں۔ جو دلوں میں ایسے وساوس پیدا ہوتے ہیں۔ کہ سالانہ جلسہ پر ہمارا اس قدر روپیہ خرچ ہو جاویگا یا سفر میں ایسی تکالیف پیش آویں گی۔ خدا کی راہ میں ان باتو کو خوشی سے برداشت کرنا سیکھو۔ تاکہ تمہارے اندر ایک پاک روح پیدا ہو کر دنیا کو اسلام کی طرف کھینچے گو آجکل دُنیا میں بھی جو لوگ کچھ کام کرنا چاہتے۔ وہ بھی اس اجتماع کے اصول کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ مگر میں آپ کو سچ سچ کہتا ہوں کہ ہمارے آقا و مرشد نے ہمارے لئے اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کو دُنیا کے لوگوں کی تقلید میں ضروری قرار نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس راہ پر چلایا اور اب تو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ہر سال کس قدر نئے برکات کا موجب یہ ہمارا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ جب تک تم اس پاک نیت کو دل میں لے کر آتے ہو۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بنا ڈالی تھی تو تمہارا ایک ایک قدم اللہ کی راہ میں اُٹھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کبھی اخلاص سے اُٹھائے ہوئے قدم کو ضائع نہیں کرتا۔ ہاں اگر "استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمہ اسلام" کی نیت کو چھوڑ کر ادھر کا رُخ کرو۔ تو بیشک تم نے اپنا وقت بھی ضائع کیا۔ روپیہ بھی ضائع کیا اور تکلیف بھی ناحق اُٹھائی۔ مگر کس قدر فضل خدا کا ہم پر ہے کہ اس دوہری غرض کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اس نے کس قدر اچھا سامان عطا فرمایا ہے یعنی ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح کے پاک وجود سے ضروریات دین کے استفادہ کا کیسا اچھا موقعہ دیا ہے جس سے بہتر اور مخلص ناصح دُنیا میں تمہیں کہیں نہیں مل سکتا۔ اور دوسری اعلائے کلمہ اسلام کی جو عملی صورتیں ہیں۔ ان کے متعلق سالانہ اجتماع میں تمہیں غور اور مشورہ کرنے کا موقعہ سلسلہ کے کاروبار کو دیکھ کر اور اس کی گذشتہ کارروائی کو سُن کر کیسا اچھا ملتا ہے۔ اور اس طرح پر یہ دونوں ضروریات جو ایک سچے مسلمان کے مقاصد میں سب سے اول ہونے چاہئیں۔ کس احسن طریق پر پوری ہو رہی ہیں۔

جو لوگ ہمارے احباب میں سے اکثر قادیان آتے رہتے ہیں وہ یہاں آنے کے فوائد کو بھی خوب سمجھتے ہیں۔ مگر جماعت کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے کہ انہیں سال میں اگر کوئی یہاں تک آنے کا موقعہ مل سکتا ہے تو وہ یہی سالانہ اجتماع کا موقعہ ہے پس ہر جگہ کے مخلص احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے کہ وہ دوسرے احباب کو اس نیک کام میں شمولیت کے لئے تحریک کریں۔ بعض احباب کو کئی کئی سال یہاں آئے ہوئے گذر گئے ہیں۔ ان کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ اس طرح پر سلسلہ سے ایک قسم کی اجنبیت سی دل میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ جس کا اثر گو پہلے کھلا کھلا محسوس نہ ہو مگر تھوڑے دنوں میں طبیعت کا رنگ بالکل بدل جاتا ہے اس لئے سال میں ایک بار اس تعلق کو ضرور تازہ کر لینا چاہئے۔ میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ اجتماع ایک خاص غرض کے لئے قائم کیا ہے اور ہمارے ذمہ ایک نہایت ہی اہم ذمہ واری کا کام ڈالا گیا ہے۔ ہماری ذمہ واری دوسرے لوگوں کے برابر نہیں کہ ہم اگر خاموشی سے اپنے چند متعلقین کا پیٹ بھر دینے کا سامان کر دیں۔ تو ہماری غرض حاصل ہو گئی۔ نہیں بلکہ اس زمانہ میں اسلام کو دُنیا

کے چاروں کونوں میں پہنچانے کا کام اس سلسلہ کے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ اب غور کرو۔ کہ اس ذمہ واری کو تم نے کہاں تک سمجھا ہے اور ابھی کون سا حصہ اس کا پورا کیا ہے جو سست ہو رہے ہیں۔ وہ خدا کے لئے سستی کو چھوڑ دیں۔ ورنہ ایسا نہ ہو۔ کہ اس ذمہ واری کے ناقابل سمجھ کر خدا کا ہاتھ انہیں الگ کر دے۔

پس اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آئے تو اس پر غالب آنے کے لئے اور بھی ہمت کو بلند کریں۔ بہت سے دوست ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے عذروں کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میرے دوستو چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو۔ جب تک اس گُر کو ہاتھ میں لیکر کام نہ کرو گے۔ کامیابی کا مُنہ دیکھنا مشکل ہے۔ یاد رکھو کہ دُنیا کی ہر ایک غرض دین کے مقاصد کے سامنے ایک حقیر چیز ہے کیا ایک سال میں پانچ۔ سات یا دس دنوں کے لئے تم اپنے وطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں کر سکتے؟ جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر ان کو کرکے دکھاؤ۔ ورنہ خالی مان لینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے۔ کون جانتا ہے۔ کہ جب وہ ایک نیکی کے موقعہ کو ہاتھ سے دیدیگا۔ تو اس کے کفارہ کے لئے پھر اسے دوسرا موقعہ کبھی مل جائیگا۔ پس جو موقعہ ملتا ہے اسے غنیمت سمجھکر اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ کہ وہ کسی مشکل کو تمہاری راہ میں روک نہ ہونے دے۔

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ میں ایک دوسرے اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے۔ ۳۰ نومبر تک کافی روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئیے تا کہ اطمینان سے ضروری اشیاء مہیا کر لی جاویں۔ اخراجات جلسہ کا تخمینہ تین ہزار روپیہ سے کم کسی صورت میں نہیں۔ اور یہ اٹل ضرورت ہے۔ اور اسے پورا بھی احمدی جماعت نے ہی کرنا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ ان ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں اُن کے نام خدا کے دفتر میں ہی لکھے جاتے ہیں اور نام بنام ان کا شکریہ ہم لوگ ادا نہیں کر سکتے اور ایسا کرنا ممکن بھی نہیں ہے۔

اس سے پہلے یہ تجویز کی گئی تھی کہ سب احباب ایک ایک روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے دیں۔ مگر چونکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس طرح پر نہ ہی چندہ فراہم کرنے کا موقعہ ہوتا ہے اور نہ ہی اُس وقت ایسا انتظام ہو سکتا ہے اور علاوہ بریں اس وقت سب فنڈوں میں روپیہ کے کم ہونے کی وجہ سے بدوں روپیہ جمع ہوئے اخراجات جلسہ کا انتظام پہلے سے ہو نہیں سکتا۔ لہذا سب انجمنیں اس تجویز پر فوری عمل درآمد کریں۔ ایک روپیہ فی کس کم از کم چندہ وصول کیا جاوے اور جو احباب زیادہ وسعت رکھتے ہیں وہ زیادہ دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ اگر ساری جماعت میں چار سو آدمی پانچ پانچ روپے دینے والے نکل آویں اور ایک ہزار آدمی ایک ایک روپیہ۔ تو یہ رقم آسانی سے پوری ہو سکتی ہے۔ اگر مخلص احباب توجہ فرماویں۔ تو یہ تعداد جو اوپر لکھی ہے کچھ زیادہ نہیں ہے۔ کانفرنسوں وغیرہ جلسوں میں شمولیت کے لئے پانچ پانچ روپے صرف ٹکٹ داخلہ کے بھی لوگ خوشی سے دیدیتے ہیں۔

انجمن ہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی انجمنوں کے اجلاس اس تحریک کے پہنچنے پر فی الفور کریں اور فی الفور فہرستیں مرتب کرکے اور روپیہ وصول کرکے اطلاع دیں۔ ۳۰ نومبر تک جسقدر چندے وصول ہونگے اس کی اطلاع انشاء اللہ تعالیٰ سب احباب کو دی جاویگی۔ مکرر التماس یہ ہے کہ اس تحریک پر فوری کارروائی ہو۔

محمد علی سکرٹری
صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۰ نومبر ۱۹۱۲ء

منشی ہاشم علی صاحب نے اسلسلہ کا نمک

ناظرین الحکم منشی ہاشم علی صاحب گرداور کے نام سے خوب واقف ہیں کوئی ایسی تحریک سلسلہ کی طرف سے نہیں ہوتی جس میں یہ مخلص بزرگ اپنی پوری قربانی اور ایثار سے کام نہیں لیتا ان کی خدمات مالی کو دیکھ کر رشک آتا ہے انہوں نے پچھلے سال سے سالانہ جلسہ کے اخراجات نمک خرچ اپنے ذمے لے رکھے ہیں ان کی نیک تقلید سے کسی گذشتہ جلسہ پر لکڑی کا خرچ سید محمد یوسف صاحب نے لیا تھا اگر ایسی تحریکیں ہر موقعہ پر ہو جایا کریں تو بہت آسانی ہو بہر حال اس خیال سے کہ دوسرے احباب کی بھی توجہ ہو میں منشی صاحب کا خط چھاپ دیتا ہوں احباب ایسے مخلص کی دین و دنیا کی بہتری و بھلائی کے لئے خصوصاً دعا کریں اور سچ تو یہ ہے کہ ایسے خادمان دین کے لئے ملائکہ دعا کرتے ہیں (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدوم بسلام علیکم۔ جلسہ سالانہ پر جسقدر نمک خرچ ہوگا اس کی قیمت یہ عاجز دینے کو تیار ہے چنانچہ مبلغ عہ کے منی آرڈر مرسلہ امروزہ میں للعہ قیمت نمک کے الگ کر دیئے ہیں باقی قیمت بوقت حاضری جلسہ پوری کر دونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ کا نان و نمک ہم نے ہی کھانا

کے چاروں کونوں میں پہنچانے کا کام اس سلسلہ کے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ اب غور کرو۔ کہ اس ذمہ واری کو تُم نے کہاں تک سمجھا ہے اور ابھی کون سا حصہ اس کا پورا کیا ہے جو سُست ہو رہے ہیں۔ وہ خدا کے لئے سُستی کو چھوڑ دیں۔ ورنہ ایسا نہ ہو۔ کہ اس ذمہ واری کے ناقابل سمجھ کر خدا کا ہاتھ انہیں الگ کر دے۔

پس اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آئے تو اس پر غالب آنے کے لئے اور بھی ہمت کو بلند کریں۔ بہت سے دوست ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے عذروں کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میرے دوستو! چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو۔ جب تک اس گُر کو ہاتھ میں لیکر کام نہ کرو گے۔ کامیابی کا مُنہ دیکھنا مشکل ہے۔ یاد رکھو کہ دُنیا کی ہر ایک غرض دین کے مقاصد کے سامنے ایک حقیر چیز ہے کیا ایک سال میں پانچ۔ سات یا دس دنوں کے لئے تُم اپنے وطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور ایک نہائت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں کر سکتے؟ جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر ان کو کر کے دکھاؤ۔ ورنہ خالی مان لینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے۔ کون جانتا ہے۔ کہ جب وہ ایک نیکی کے موقعہ کو ہاتھ سے دیدیگا۔ تو اس کے کفارہ کے لئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی مل جائیگا۔ پس جو موقعہ ملتا ہے اسے غنیمت سمجھکر اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ کہ وہ کسی مشکل کو تُمہاری راہ میں روک نہ ہونے دے۔

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ میں ایک دوسرے اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے۔ ۳۰ نومبر تک کافی روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئیے تا کہ اطمینان سے ضروری اشیاء مہیا کر لی جاویں۔ اخراجات جلسہ کا تخمینہ تین ہزار روپے سے کم کسی صورت میں نہیں۔ اور یہ اٹل ضرورت ہے۔ اور اسے پورا بھی احمدی جماعت نے ہی کرنا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ ان ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں اُن کے نام خدا کے دفتر میں ہی لکھے جاتے ہیں اور نام بنام ان کا شکریہ ہم لوگ ادا نہیں کر سکتے اور ایسا کرنا ممکن بھی نہیں ہے۔

اس سے پہلے یہ تجویز کی گئی تھی کہ سب احباب ایک ایک روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے دیں۔ مگر چونکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس طرح پر نہ ہی چندہ فراہم کرنے کا موقعہ ہوتا ہے اور نہ ہی اُس وقت ایسا انتظام ہو سکتا ہے اور علاوہ بریں اس وقت سب فنڈوں میں روپیہ کے کم ہونے کی وجہ سے بدوں روپیہ جمع ہوئے اخراجات جلسہ کا انتظام پہلے سے ہو نہیں سکتا۔ لہذا سب انجمنیں اس تجویز پر فوری عمل درآمد کریں۔ ایک روپیہ فی کس کم از کم چندہ وصول کیا جاوے اور جو احباب زیادہ وسعت رکھتے ہیں وہ زیادہ دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔ اگر ساری جماعت میں چار سو آدمی پانچ پانچ روپے دینے والے کھڑے ہو جاویں اور ایک ہزار آدمی ایک ایک روپیہ۔ تو یہ رقم آسانی سے پوری ہو سکتی ہے۔ اگر مخلص احباب توجہ فرماویں۔ تو یہ تعداد جو اوپر لکھی ہے کچھ زیادہ نہیں ہے۔ کانفرنسوں وغیرہ جلسوں میں شمولیت کے لئے پانچ پانچ روپے صرف ٹکٹ داخلہ کے بھی لوگ خوشی سے دیدیتے ہیں۔

انجمن ہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی انجمنوں کے اجلاس اس تحریک کے پہنچنے پر فی الفور کریں اور فی الفور فہرستیں مرتب کر کے اور روپیہ وصول کر کے اطلاع دیں۔ ۳۰ نومبر تک جسقدر چندے وصول ہونگے اس کی اطلاع انشاء اللہ تعالیٰ سب احباب کو دی جاویگی۔ مکرر التماس یہ ہے کہ اس تحریک پر فوری کارروائی ہو۔

محمد علی سکرٹری
صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۰۔ نومبر ۱۹۱۲ء

منشی ہاشم علی صاحب فدائے سلسلہ کا نمک

ناظرین الحکم منشی ہاشم علی صاحب گرداور کے نام سے خوب واقف ہیں کوئی ایسی تحریک سلسلہ کی طرف سے نہیں ہوتی جس میں یہ مخلص بزرگ اپنی پوری قربانی اور ایثار سے کام نہیں لیتا ان کی خدمات مالی کو دیکھ کر رشک آتا ہے انہوں نے کئی سال سے سالانہ جلسہ کے اخراجات نمک مرچ اپنے ذمے لے رکھے ہیں ان کی نیک تقلید سے کسی گذشتہ جلسہ پر لکڑی کا خرچ سید محمد یوسف صاحب نے لیا تھا اگر ایسی تحریکیں اس موقعہ پر ہو جایا کریں تو بہت آسانی ہو بہر حال اس خیال سے کہ دوسرے احباب کی بھی توجہ ہو میں منشی صاحب کا خط چھاپ دیتا ہوں احباب ایسے مخلص کے دین و دنیا کی بہتری و بھلائی کے لئے خصوصاً دعا کریں اور سچ تو یہ ہے کہ ایسے خادمان دین کے لئے مانگ کر دعا کرتے ہیں۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدوم سلام علیکم۔ جلسہ سالانہ پر جسقدر نمک خرچ ہوگا اس کی قیمت یہ عاجز دینے کو تیار ہے چنانچہ مبلغ ۸/ عہ کے منی آرڈر مرسلہ امروزہ میں بطور قیمت نمک کے الگ کر دیئے ہیں باقی قیمت بوقت ظہور جلسہ پوری کر دونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ کا نان و نمک ہم نے ہی کھانا

آئینہ حق نما کی قدردانی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے الھامات مرزا کا جواب لکھتے وقت اس خاکسار کی دعا سے مدد کی اور میں صدق دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ محض آپ کی دعا سے مجھے توفیق ہوئی - کہ اس کتاب کا مبسوط جواب میں ترتیب دے سکا - اب آپ نے کتاب مذکور کے جواب کو پسند فرما کر

۲۵ جلدیں

اپنی جیب سے خرید کر میری

اعانت

فرمائی - جزاہ اللہ احسن الجزا -

یہ قدردانی میرے لئے ہمیشہ خوشی کا موجب رہیگی - اس لحاظ سے نہیں - کہ ۲۵ جلدیں بک گئیں - بلکہ اس لئے کہ میرے

آقا

نے میری حوصلہ افزائی کی یہ واقعہ اس تڑپ اور خواہش کو بھی ظاہر کرتا ہے - جو آپ کو حق کی اشاعت کے لئے ہے -

ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو اس کتاب کی متعدد جلدیں خرید کر مفت تقسیم کردیں - امرتسری منکر نے اپنے رسالہ کا جو نہ ہر ہزاروں کی تعداد میں تین مرتبہ چھاپ کر پھیلایا ہے اس کے دور کرنے کے واسطے اس رسالہ کی بہت سی کاپیاں مفت تقسیم کرنی چاہئیں - اگر احمدی انجمنیں جن میں سے بعض سیکڑوں جلدیں بھی شائع کر سکتی ہیں - بلا امتیاز و تفریق ہر انجمن دس دس جلدیں بھی خرید کر مفت شائع کردے - تو ایک ہزار سے زائد جلدیں شائع ہو سکتی ہیں یہ زمانہ اشاعت کی تکمیل کا ہے اس لئے اس سے غفلت کرنا ایک ناقابل عفو غلطی ہے احباب توجہ کریں -

جن احباب نے متعدد جلدیں خرید کرنے کا پہلے وعدہ کیا تھا اس تحریر کے ذریعہ انہیں بھی یاد دہانی کی جاتی ہے کہ وہ توجہ فرماویں -